صَحیفۂ حَضرتِ سَیدہ زَینب
بنتِ علی بن ابی طالبؑ

{ الدکتور جنید علی حیدر }

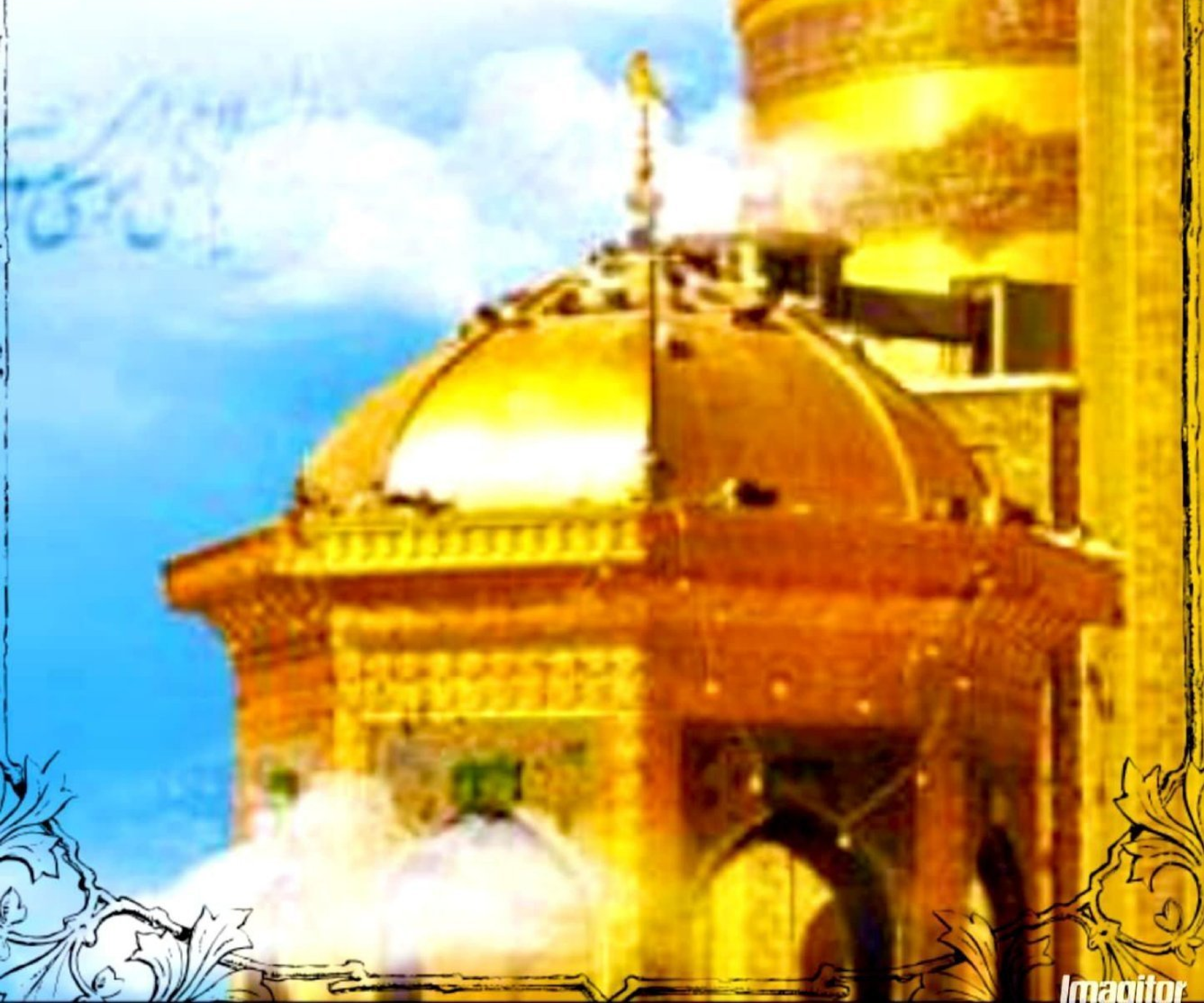

Imagitor

صحیفہ حضرتِ سیدہ زینب بنت علی بن ابی طالبؑ

(الدکتور جنید علی حیدر)

١٩ شعبان المعظم ١٤٤٦ ہجری

دَرُودِ آلِ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی

اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا

بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

Imagitor

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

فَضیلتِ آلِ محمد ﷺ وآلہ وسلم بزمانِ قرآن

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

ترجمہ : " اے نبی ﷺ کے اہل بیت ! (گھر والو) اللہ جل جلالہ تو یہ چاہتا ہے کہ ⬅️ تم سے گندگی کو دور رکھے، اور تمہیں ایسی پاکیزگی عطا کرے جو ہر طرح مکمل ہو۔"

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر 33)

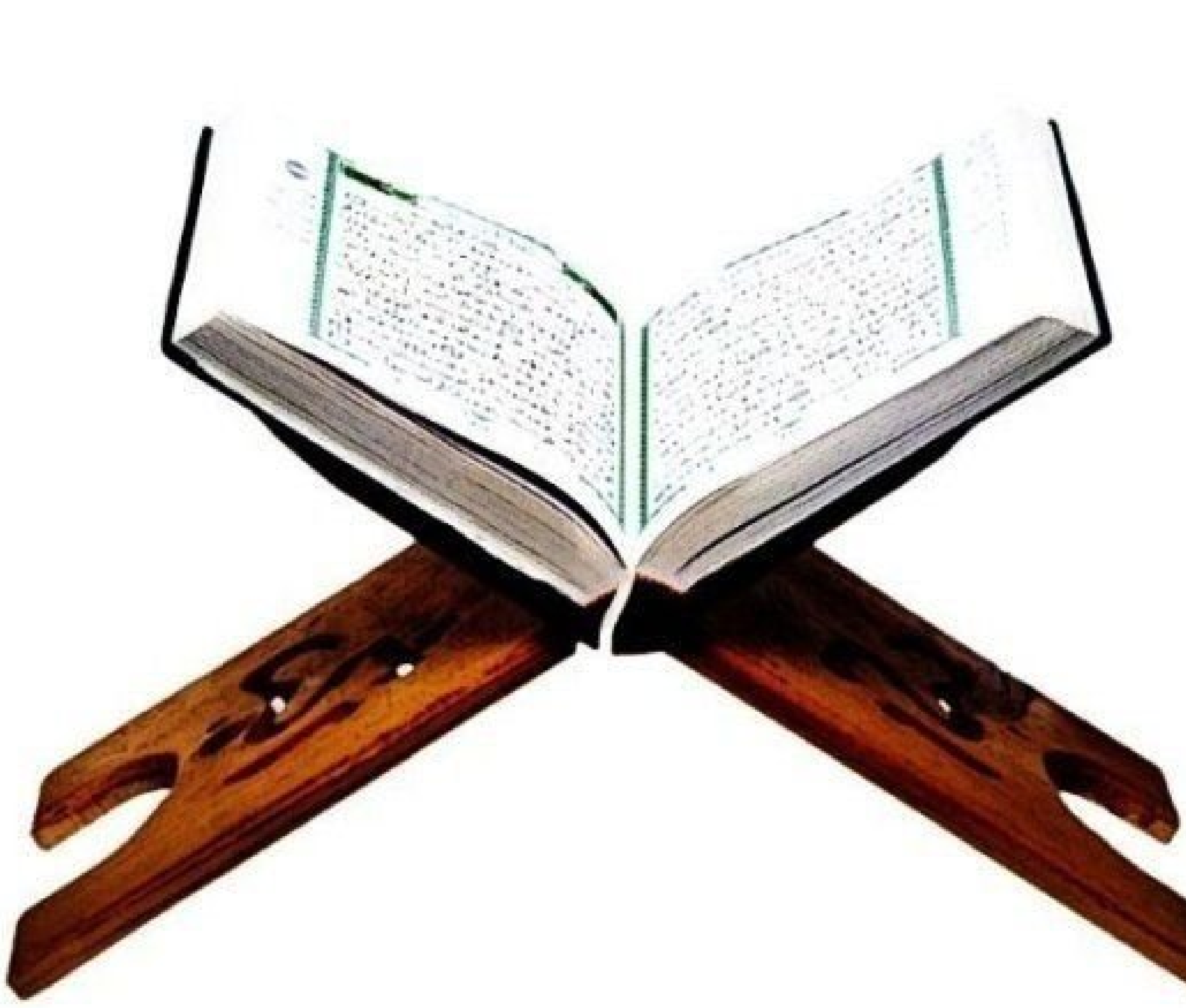

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

فضیلتِ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بزبانِ حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : أَحِبُّوْا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللّٰهِ عزوجل. وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي.

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا : اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کے سبب اور میرے اہل بیت سے میری محبت کی خاطر محبت کرو۔"

{ أخرجه الترمذي في السنن ، كتاب مناقب اهل البيت النبيﷺ 5/664 الرقم 3789}

منقبت بی بی زینب (رضی اللہ عنہ)

شہِ انبیاء کی نواسی ہے زینب
علی مرتضیٰ کی دلاری ہے زینب
طہارت پہ جس کی ہے قرآں بھی شاہد
تمہاری وہ پاکیزہ نانی ہے زینب
جو پردے میں رہ کر گزاری شب و روز
وہ ماں فاطمہ تیری امی ہے زینب
جو دیں کے لیے اپنی گردن کٹا دی
تمہارا وہ شبیر بھائی ہے زینب
وہ ننھے سے بچے کو کربل میں دیکھو
جو دشمن سے لڑنے اتاری ہے زینب
ہے ایوان باطل میں بھی خوف طاری
جو تقریر حق کی سنائی ہے زینب
تجھے عسکری خوف محشر ہو کیسے
کہ مشکل کو مشکل میں ڈالی ہے زینب

﴿ از قلم : شیخ عسکری رضوی بنارسی ﴾

بِسْمِ اللّٰہِ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ

سیدہ پاک زینب کبریٰؓ کا مختصر تعارف :

۩ نام و نسب :

آپؑ کا نام زینب تھا ، زین یعنی زینت اور اب معنی باپ ۔ مطلب یہ ہوا کہ " باپ کی زینت " ۔ آپ مولا امیر المومنین سیدنا امام علی(علیہ السلام) اور حضرت سیدہ پاک فاطمہ زہرا (سلام اللہ علیہا) کی بیٹی یعنی حضرت محمد الرسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کی نواسی تھیں ۔

۩ تاریخِ پیدائش :

آپؑ جمادی الاول 6ھ (یکم اکتوبر 626ء) کو مدینہ میں پیدا ہوئیں.

۩ القابات :

تاریخ نے آپؑ کو آپؑ کے عظیم اور بے مثال کردار کی بدولت بے شمار القابات سے نوازا جن کی تعداد 61 تک جا پہنچتی ہے ان میں چند یہ ہیں.

ثانیِ زہرا، عالمہ غیر معلمہ، نائبۃ الزہراء، عقیلہ بنی ہاشم، نائبۃ الحسین، صدیقہ صغری، محدثہ، زاہدہ، فاضلہ، شریکۃ الحسین، راضیہ بالقدر والقضاء، معصومہ،عصمہ الصغری ،ولیہ اللہ العظمی ناموس الکبری، عارفہ ، باکیہ ،سر ابیہا ،البلیغہ اور فاضلہ ہیں ۔

۩ بھائی اور بہنوں کے نام :

آپؑ کے سب سے بڑے سگے بھائی کا نام حضرت مولا الامام حسن المجتبیٰؑ ہے اور آپ کے دوسرے بھائی کا نام حضرت مولا الامام حسین الشہید کربلاؑ ہے اور ایک اور بھائی جن کا نام مورخین نے حضرت محسنؑ لکھا ہے اور آپ کی چھوٹی بہن کا نام حضرت سیدہ ام کلثومؑ تھا اور رضائی بھائیوں میں حضرت مولا غازی عباس علمدارؑ ، عمرؑ ، عثمانؑ ، ابوبکرؑ ، محمد اکبرؒ (ابن حنفیہ) ، جعفرؑ ، عبداللہؑ ،عبیداللہؒ ، محمد اصغرؑ ، محمد اوسطؑ اور یحییٰؒ تھا اور رضائی بہنوں میں رقیہؑ ،رملۃؑ ،نفیسہؑ ،خدیجہؒ ، ام ہانیؑ،جمانۃؑ،امامۃؑ ،سلمیٰؑ اور موناؒ تھا .

۩ شبیہِ اماں خدیجہؑ :

آپؑ کے بارے میں رسولِ خداﷺ نے فرمایا:

" زینبؑ اپنی نانی حضرتِ سیدہ اماں خدیجہؑ کے شبیبہ ہیں."

۩ شوہر اور اولاد کا ذکر :

مولا الامام علیؑ نے اپنی لخت جگرؑ کا نکاح اپنے بھائی حضرت جعفر طیارؑ کے بیٹے حضرت عبداللہ بن جعفرؑ سے کیا ۔مختلف روایات کے مطابق نکاح کے وقت حضرت زینبؑ کی عمر 11 یا 13 سال تھی اور حق مہر 480 درہم تھا۔آپ کی اولاد میں علیؑ، عونؑ، عباسؑ، محمدؑ، اور ام کلثومؒ شامل ہیں ۔

۩ آپکیؑ سخاوت کا ایک واقعہ :

روایت کے مطابق حضرت زینب سلام اللہ علیہا ابھی چار سال کی بھی نہیں ہوئی تھیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہ ایک ضرورتمند کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے اور حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے اپنے مہمان کے لئے کھانے کی فرمائش کی، انہوں نے عرض کی یا ابا

الحسنؑ ! اس وقت گھر میں کھانے کو کچھ بھی نہیں ہے صرف مختصر سی غذا ہے جو میں نے زینب سلام اللہ علیہا کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔ یہ سن کر بیٹی زینب سلام اللہ علیہا نے مسکراتے ہوئے کہا : مادر گرامی، میرا کھانا بابا کے مہمان کو کھلا دیجئے، میں بعد میں کھالوں گی۔ یہ سن کر ماں نے بیٹی کو سینے سے لگالیا اور باپ کی آنکھوں میں مسرت و فرحت کی کرنیں بکھر گئیں اور فرمایا: ”تم واقعتا زینبؑ ہو“۔

۩ صبر و شجاعت کا پیکر:

آپؑ بہت باکمال صابرہ اور نہایت شجاعت کی حامل تھیں ۔ آپؑ کے صبر و شجاعت کا عظیم مظاہرہ ہمیں دل خراش اور قیامت صغری کربلا جیسے واقعہ میں نمایاں دکھائی دیتا ہے ۔

۩ علم و فضل کی گہرائی :

آپؑ کے علم و فضل کے بارے میں قلم لکھنے سے قاصر ہے جن کا نانا ﷺ ہی علم کے شہر اور اس کا دروازہ آپؑ کے باباؑ ہوں تو آپؑ کے علم کا کیا عالم ہوگا۔

۩ روایتِ حدیث :

آپؑ کا علمِ حدیث میں بہت بلند مقام ہے ۔ آپؑ نے کئی احادیث کا سماع کیا اور ان احادیث کو بھی روایت کیا۔

۩ اساتذہ کے نام :

آپؑ نے احادیث کا سماع اپنی والدہ حضرتِ سیدہ پاک فاطمہؑ اور اپنے والد مولا الامام علیؑ سے کیا اور ان کے علاوہ اپنے شوہر حضرتِ عبداللہ بن جعفرؓ سے کیا اور حضرتِ اسماء بنت عمیسؓ سے بھی کیا ۔

۩ تلامذہ کے نام :

آپؑ سے کئی لوگوں نے احادیث کا سماع کیا ۔ وہ لوگ جنھیں آپ کے تلمذ ہونے کا شرف ہوا ۔ ان کے نام یہ ہیں :

عمر بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالبؑ ، فاطمہ بنت حسین بن علی بن ابی طالبؑ اور محمد بن عمرو بن الحسن بن علي بن أبي طالبؑ ۔

۩ تہذیب و تربیت :

حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی رحلت کے بعد تمام خانگی امور کے علاوہ خواتین اسلام کی تہذیب و تربیت کی ذمہ داریوں کو اس طرح اپنے کاندھوں پر سنبھال لیا کہ تاریخ آپ کو "ثانی زہراء" اور "عقیلہ بنی ہاشم" جیسے خطاب عطا کرنے پر مجبور ہوگئی ۔

۩ سانحہِ کربلا کے بعد دربار یزید ملعون میں آپؑ کا انقلابی خطبہ :

خود حضرت زینب ﴿سلام اللہ علیہا﴾ کربلا میں موجود تھیں اور آپؑ کے دو لختِ جگر بیٹوں حضرت عون و محمدؑ نے کربلا کی جنگ میں اپنے لہو کا نذرانہ خداوند عالم جل جلالہ کی بارگاہ میں دیا ۔ واقعہ کربلا کے بعد زینب ﴿سلام اللہ علیہا﴾ کا کردار بہت اہم ہے۔ واقعہ کربلا کے بعد وہ دمشق لے جائی گئیں جہاں یزید کے دربار میں دیا گیا ان کا خطبہ بہت مشہور ہے۔ آپ نے اپنے خطبے میں فرمایا۔

" اے یزید اگر چہ حادثات زمانہ نے ہمیں اس موڑ پر لا کھڑا کیا ہے اور مجھے قیدی بنایا گیا ہے لیکن جان لے میرے نزدیک تیری طاقت کچھ بھی نہیں ہے۔ خدا کی قسم، خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتی اس کے سوا کسی اور سے گلہ و شکوہ بھی نہیں کروں گی۔ اے یزید مکر و حیلے کے ذریعہ تو ہم لوگوں سے جتنی دشمنی کر سکتا ہے کر لے۔ ہم اہل بیت پیغمبر (ص) سے دشمنی کے لیے تو جتنی بھی سازشیں کر سکتا ہے کر لے لیکن خدا کی قسم تو ہمارے نام کو لوگوں کے دل و ذہن اور تاریخ سے نہیں مٹا

سکتا اور چراغ وحی کو نہیں بجھا سکتا تو ہماری حیات اور ہمارے افتخارات کو نہیں مٹا سکتا اور اسی طرح تو اپنے دامن پر لگے ننگ و عار کے بدنما داغ کو بھی نہیں دھوسکتا، خدا کی نفرین و لعنت ہو ظالموں اور ستمگروں پر۔ "

اس خطبے کے سبب دربار یزید میں اس کے مظالم جو اس لعین نے خاندان و جان رسالت ﷺ پہ کیے لوگوں پہ عیاں ہوئے اس کی وجہ انقلاب کا لاوا پھوٹا جس سے اموی حکومت کی جڑیں ٹوٹ گئیں اور اموی حکومت کے خاتمے کا سبب بنا ۔

۩ وفات و مدفون :

سیدہ زینب ِکبریٰؑ کا انتقال ہفتہ 15 رجب 62ھ/ 29 مارچ 682ء کو دمشق، موجودہ شام میں ہوا اور وہیں آپ کی تدفین کی گئی۔ آپ کی مدتِ حیات بوقت وفات57 سال 2 ماہ 10 دن قمری اور 55 سال 5 ماہ 28 دن شمسی تھی۔ آپ کا مزار مرجع خلائق ہے۔

مرثیہ بی بی سیدہ پاک زینب بنت علی (السلام علیها)

عربی متن :

سیدہ زینب بنت عليؓ قال

" يا محمداه ﷺ.

هذا حسينؓ بالعراء مرمل بالدماء واهله ونساؤه سبايا. فما بقي صديق ولا عدو إلا أكب باكيا. "

اُردو ترجمہ :

حضرتِ سیدہ زینب بنت عليؓ نے ﴿ مؤلا الأمام اَعظم حسین بن علی اَلشہیدِ کربلا ﴿ علیہ السلام ﴾ کے جسم اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر جب آپؑ کو شہید کر دیا گیاَ تو یہ مرثیہ کہا ...

" اے محمد ﷺ !

یہ حسینؓ ہے، کھلے میدان میں پڑا ہے ، خون میں لت پت ہے، اور اس کے گھر والے اور عورتیں اسیر ہیں۔".

....

سیدہ زینبِ کبریٰؓ کی مرویات کا تذکرہ :

اہل سنت والجماعت کی کتب سے حضرتِ سیدہ زینب بنت علی بن ابی طالب السلام علیہا کی مرویات تو بدقسمتی سے نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس غلامِ آل محمد ﷺ کو ایک ہی متن پہ مشتمل کئی اسانید سے روایت مل سکی وہ یہاں ذکر کر دیتا ہوں اور ایک دوسری کئی مختلف متن پہ مشتمل روایات بھی ملی ہیں اسکا بھی تذکرہ ہو گا۔

حدیث نمبر (1)

وَقَالَ أَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ ثنا أَبُو سَعِيد الْأَشَجُّ ، ثنا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي الجحاف داود بن أبي عوف ، عَنْ مُحَمَّد بْنِ عَمْرو الْهَاشِمِيِّ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيّ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيّ ، فَقَالَ : " هَذَا فِي الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ قَوْمًا يَعْلَمُونَ الْإِسْلَامَ يَرْفُضُونَهُ ، لَهُمْ نَبْزٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ ، مَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ ، فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ " .

ترجمہ :

ابو یعلی الموسیلی نے کہا: ہم سے ابو سعید اشجع نے بیان کیا، ہم سے ابن ادریس نے بیان کیا، وہ ابو الجحاف داؤد بن ابی عوف سے ، انہوں نے محمد بن عمرو الہاشمی کی سند سے حضرت سیدہ زینب بنت علی ﴿ رضی اللہ عنہا ﴾ ، حضرت سیدہ فاطمہ بنت محمدؐ کی سند سے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مولا الامام علی ﴿ رضی اللہ عنہ ﴾ کی طرف دیکھا اور ان سے آپ ﷺ نے کہا :

" یہ شخص جنت میں ہوگا، اور اس کے پیروکاروں میں ایسے لوگ ہیں جو اسلام کی تعلیم دیتے ہیں لیکن اس کا انکار کرتے ہیں اگر وہ ان سے ملے تو انہیں قتل کر دے کیونکہ وہ مشرک ہیں۔"

﴿ حوالہ : إتحاف الخيرة المهرة بزوائد المسانيد العشرة الرقم 2715 ﴾

حدیث نمبر (2)

ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيُّ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ زَيْنَبَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ : " يَا أَبَا الْحَسَنِ ، أَمَا إِنَّكَ وَشِيعَتَكَ فِي الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ قَوْمًا يَزْعُمُونَهُ أَنَّهُمْ يُحِبُّونَكَ يَضْفِرُونَ الإِسْلامَ ، ثُمَّ يَلْفِظُونَهُ يَمْرُقُونَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، لَهُمْ نَبْزٌ ، يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ ، فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَقَاتِلْهُمْ ، فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ

ترجمہ:

مجھے ابو الحسن محمد بن عبد الواحد بن محمد بن جعفر نے خبر دی، ہمیں علی بن عمر الدارقطنی نے خبر دی، ہمیں ابو نے بیان کیا۔ ہم سے حسن علی بن محمد بن عبید الحافظ نے بیان کیا، ہم سے احمد بن حازم نے بیان کیا، ہم سے سہل بن عامر نے بیان کیا، ہم سے فضیل بن مرزوق نے بیان کیا۔ ابو الجحاف، محمد بن عمرو بن الحسن کی سند سے، حضرتِ سیدہ زینب بنت علیؓ کی سند سے،حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سند سے کہ آپؓ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول(صلی اللہ علیہ وسلم) نے علی(علیہ السلام) کی طرف دیکھا اور ان سے آپ ﷺ نے کہا:

" اے ابو الحسنؑ، آپؑ اور آپؑ کے شیعہ جنت میں ہیں، کچھ لوگ جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ آپؑ سے محبت کرتے ہیں اور اسلام کو توڑمروڑ کر اس کا اعلان کرتے ہیں پھر وہ اس سے ایسے گزر جاتے ہیں جیسے ایک تیر نشانے سے گزرتا ہے، وہ رافضی کہلاتے ہیں اگر ان سے ملو تو انہیں قتل کرو کیونکہ یہ لوگ مشرک ہیں۔"

﴿ حوالہ : موضح أوهام الجمع والتفريق للخطيب الرقم 39 ﴾

حدیث نمبر (3)

أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ رِزْقَوَيْهِ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ الْبَيِّعُ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّارِعُ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ، حَدَّثَنَا تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْهَاشِمِيِّ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : " هَذَا فِي الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ قَوْمًا يُعْطَوْنَ الإِسْلامَ يَلْفِظُونَهُ ، لَهُمْ نَبَزٌ ، يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ ، فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ ، فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ ۔"

ترجمہ :

ہم سے ابو الحسن بن رزقاوی نے بیان کیا، کہا ہم سے عثمان بن محمد بن بشر البیض نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو الحسن شعیب بن محمد الذری نے بیان کیا ہم سے عبداللہ بن سعید الکندی نے بیان کیا، کہا ہم سے طلید بن سلیمان نے بیان کیا، وہ ابو الجحاف داؤد بن ابی عوف کی سند سے، انہوں نے محمد بن عمرو کی سند سے الهاشمی، حضرت سیدہ زینب بنت علیؑ کی سند سے، حضرت سیدہ فاطمہ بنت محمد ﷺ کی سند سے کہ آپؑ فرماتی ہیں کہ رسولِ خدا ﷺ نے مولا الامام علیؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا:

" یہ جنت میں ہے اور ایسی قوم جنھیں اسلام دیا گیا اور اس کو توڑمروڑ کر بیان کرتے ہیں اور اس سے پھر نکل جاتے ہیں یہ لوگ رافضی ہیں جو ان

سے ملے وہ انہیں قتل کر دے کیونکہ یہ مشرک ہیں۔ "

﴿ حوالہ : موضح أوهام الجمع والتفريق للخطيب الرقم 38 ﴾

حدیث نمبر (4)

نا الْوَلِيدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ ، نا أَبُو سَعِيد ، نا تَلِيدٌ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّاف دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْف ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو الْهَاشِمِيِّ ، عَنْ زَيْنَب بِنْت عَلِيٍّ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ ، قَالَتْ : نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : " هَذَا فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ قَوْمًا يُضَفِّزُونَ الإِسْلامَ ، ثُمَّ يَلْفُظُونَ ، لَهُمْ نَبَزٌ يُسَمَّوْنَ : الرَّافِضَةَ ، مَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيُقَاتِلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ" .

ترجمہ :

الولید بن علی الوراق نے روایت کی، ابو سعید نے روایت کی، طلید نے روایت کی، ابو الجحاف داؤد بن ابی عوف کی روایت سے ، محمد بن عمرو الهاشمی کی سند سے ، حضرت سیدہ زینب بنت علیؑ کی روایت سے ، حضرت سیدہ فاطمہ بنت محمد ﷺ کی سند سے ، انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے علیؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا:

"یہ جنت میں ہے اور اس کے شیعوں میں ایسے لوگ ہیں جو اسلام کو توڑ مروڑ کر بیان کرتے ہیں اور اس سے نکل جاتے ہیں ان کو رافضی کہا جاتا ہے جو ان سے ملے وہ ان کو قتل کرے کیونکہ یہ مشرک ہیں۔"

﴿ حوالہ : معجم ابن الأعرابي الرقم 1522 ﴾

حدیث نمبر (5)

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيد الأَشَجُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّاف دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْف ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو الْهَاشِمِيِّ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ ، قَالَتْ : نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : " هَذَا فِي

الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ قَوْمًا يَعْلَمُونَ الإِسْلامَ ، ثُمَّ يَرْفُضُونَهُ ، لَهُمْ نَبَزٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ ، مَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ " .

ترجمہ :

ہم سے ابو سعید اشجج نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ادریس نے بیان کیا، انہوں نے ابو الجحف داؤد بن ابی عوف کی سند سے ، وہ محمد بن عمرو الہاشمی کی سند سے۔ حضرتِ سیدہ زینب بنت علیؑ، حضرت سیدہ پاک فاطمہ بنت محمدﷺ کی روایت سے کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺنے مولا الامام علیؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا:

"یہ جنت میں ہے، اور یقیناً اس کے شیعہ میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اسلام کی تعلیم دیتے ہیں، پھر اس سے نکل جاتے ہیں انہیں رافضی کہتے ہیں اور جو بھی ان سے ملے، وہ انہیں قتل کرے، کیونکہ یہ مشرک ہیں۔ "

﴿ حوالہ : مسند أبي يعلى الموصلي الرقم 6707 ﴾

حدیث نمبر (6)

ثنا أَبُو سَعِيدِ الأَشَجُّ ، ثنا أَبُو إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّاف دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْف ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو الْهَاشِمِيِّ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : " هَذَا فِي الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ قَوْمًا يَعْلَمُونَ الإِسْلامَ ، ثُمَّ يَرْفُضُونَهُ ، لَهُمْ نَبَزٌ ، يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ ، مَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَعْلَمْ بِأَنَّهُمْ مُشْرِكُونَ "

ترجمہ :

ہم سے ابو سعید اشجج نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو ادریس نے بیان کیا، وہ ابو الجحاف داؤد بن ابی عوف نے ، وہ محمد بن عمرو الہاشمی کی سند سے، وہ حضرتِ سیدہ زینب بنت علی (رضی اللہ عنہا) سے،وہ حضرتِ

سیدہ پاک فاطمہ بنت محمد ﷺ کی سند سے کہ انہوں نے کہا: خدا کے رسول ﷺ نے مولا الامام علیؑ کی طرف دیکھا اور آپ ﷺ نے فرمایا :

" یہ شخص جنت میں ہوگا اور اس کے پیروکاروں میں ایسے لوگ ہیں جو اسلام کی تعلیم دیتے ہیں اور پھر اس کا انکار کرتے ہیں انہیں رافضی کہا جاتا ہے جو ان سے ملے وہ جان لے کہ یہ مشرک ہیں۔"

﴿ حوالہ : المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية لابن حجر الرقم 3803 ﴾

حدیث نمبر (7)

رَوَى عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْهَاشِمِيِّ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : " هَذَا فِي الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ قَوْمٌ يُعطونَ الإِسْلامَ فَيَلْفِظُونَهُ ، لَهُم نَبَزٌ يُسَمُّونَ الرَّافِضَةُ ، فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ " . حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِ بْنِ يُوسُفَ ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ ، ثنا تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ .

ترجمہ :

ابو الجحاف داؤد بن ابی عوف سے ، محمد بن عمرو الہاشمی سے ،حضرت سیدہ زینب بنت علیؑ سے ، رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت سیدہ پاک فاطمہ بنت محمد ﷺ سے روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مولا الامام علیؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا :

"یہ شخص جنت میں ہے اور اس کے پیروکاروں میں ایسے لوگ ہیں جو اسلام کی تعلیم دیتے ہیں اور سلام (کی تعلیمات) کا (خود سے) تلفظ کرتے ہیں پھر اس کا انکار کرتے ہیں انہیں رافضی کہا جاتا ہے جو ان سے ملے تو انہیں قتل کر دے کیونکہ وہ جان لے کہ یہ مشرک ہیں۔"

﴿حوالہ : المجروحین لابن حبان الرقم 331 ﴾

حديث نمبر (8)

أنا أَبُو يَعْلَى ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصُّوفِيُّ ، قَالا : ثنا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ ، ثنا تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْجُحَافِ دَاوُدَ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْهَاشِمِيِّ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ : " أَمَّا إِنَّكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَشِيعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ ، وَسَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَنْتَحِلُونَ حُبَّكَ ثُمَّ يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَهُمْ نَبْزٌ يُقَالُ لَهُمْ : الرَّافِضَةُ فَإِنْ لَقِيتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ ".

ترجمہ :

میں نے بو یعلی اس ، اور احمد بن الحسین الصفی سے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابوسعید اشجع نے بیان کیا، کہا مجھ سے طلید بن سلیمان نے بیان کیا، وہ ابو الجحاف داؤد بن عوف سے۔ محمد بن عمر الہاشمی کی سند سے، حضرتِ سیدہ زینب بنت علیؓ کی سند سے، رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرتِ سیدہ پاک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے، انہوں نے کہا : رسول اللہ ﷺ نے حضرت مولا الامام علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو فرمایا :

" اے ابن ابی طالبؑ ، آپؑ اور آپؑ کے شیعہ (پیروکار) جنت میں ہوں گے، اور بعد میں ایسے لوگ بھی آئیں گے جو آپؑ سے محبت کا ڈھونگ رچائیں گے اور اور اسلام کو توڑمروڑ کر اس کا اعلان کریں گے پھر وہ اس سے ایسے گزر جائیں گے جیسے ایک تیر نشانے سے گزرتا ہے، وہ رافضی کہلاتے ہیں اگر ان سے ملو تو انہیں قتل کرو کیونکہ یہ لوگ مشرک ہیں۔"

حوالہ : الكامل في ضعفاء الرجال الرقم 2762

حديث نمبر (9)

أَنبأَنَا ابْنُ خَيْرُونَ ، عَنِ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنِ الدَّارَقُطْنِيِّ ، عَنْ أَبِي حَاتِمِ بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ : نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، قَالَ : نا أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ ، قَالَ : نا تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْفٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْهَاشِمِيِّ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ ، فَقَالَ : " هَذَا فِي الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ قَوْمًا يُعْطَوْنَ الإِسْلامَ فَيَلْفِظُونَهُ ، لَهُمْ نَبَزٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ ، مَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ " .

ترجمہ :

ہم سے ابن خیرون نے الجوہری کی سند سے، الدارقطنی نے ابو حاتم بن حبان کی سند سے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم محمد بن یوسف ہیں۔ انہوں نے کہا: اسے ابو سعید الاشجع نے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: اسے طلید بن سلیمان المحربی نے ابو الجحاف داؤد بن ابی عوف سے، محمد بن عمرو کی سند سے روایت کیا ہے۔ الھاشمی، حضرت سیدہ زینب بنت علیؑ سے، وہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرتِ سیدہ پاک فاطمہؓ سے، جنہوں نے کہا : رسولِ خدا ﷺ نے مولا الامام علیؑ کی طرف دیکھا اور ان سے فرمایا :

" یہ شخص جنت میں ہوگا، اور اس کے پیروکاروں میں ایسے لوگ ہیں جنہیں اسلام دیا گیا اور اسکی (خود سے) تعلیم دیتے ہیں اور پھر اس کا انکار کرتے ہیں انہیں رافضی کہا جاتا ہے جو ان سے ملے وہ انہیں قتل کر دے کیونکہ وہ یہ جان لے کہ یہ مشرک ہیں۔"

﴿ حوالہ : العلل المتناهية لابن الجوزي الرقم 247 ﴾

حدیث نمبر (10)

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْهَاشِمِيِّ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : " هَذَا فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ قَوْمًا يَعْطُونَ الإِسْلامَ يَلْفِظُونَهُ ، لَهُمْ نُبْزٌ ، يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ مَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيُقَاتِلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ " .

ترجمہ :

ہم سے ابوبکر بن ابی داؤد نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے عبداللہ بن سعید ابو سعید الاشجع نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے طالد بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا : ہم سے ابو الجحاف نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے محمد بن عمرو الھاشمی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے حضرتِ سیدہ زینب بنت علیؑ نے بیان کیا کہ فرمایا کہ ہم سے حضرتِ سیدہ پاک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے بیان کیا کہ آپؓ فرماتی ہیں رسولِ خدا ﷺ نے الامام مولا علی (علیہ السلام) کی طرف دیکھا اور فرمایا :

" یہ شخص جنت میں ہے اور اس کے شیعوں میں سے ایک قوم ہے جو اسلام کی پردہ پوشی کرتی ہے اور پھر اس سے نکل جاتی ہے اور انہیں رافضی کہتے ہیں اور جو ان سے ملے ان کو قتل کرے کیونکہ یہ لوگ مشرک ہیں۔"

﴿حوالہ : الشريعة للآجري الرقم 1989﴾

حدیث نمبر (11)

حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوفِيُّ الأُشْنَانِيّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ ، عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ : دَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ ، فَقَالَ : " أَبْشِرْ أَمَا إِنَّكَ وَشِيعَتَكَ فِي الْجَنَّةِ أَمَا إِنَّكَ وَشِيعَتُكَ فِي الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ قَوْمًا يَجِيئُونَ مِنْ بَعْدِكَ

يُصَغِّرُونَ الإِسْلامَ ثُمَّ يَلْفِظُونَهُ ، لَهُمْ نَبْزٌ ، يُقَالُ لَهُمْ : الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَقَاتِلْهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ " .

ترجمہ :

ہم سے ابو جعفر محمد بن الحسن الکوفی اشنانی نے بیان کیا، کہا: ہم سے اسماعیل بن اسحاق بن راشد نے بیان کیا، کہا: ہم سے یحییٰ نے بیان کیا۔ ابن سالم، زیاد بن المنذر کی سند سے، ابو الجحاف کی سند سے، عمر بن علی بن الحسین کی سند سے، حضرتِ سیدہ زینب بنت علیؑ کی سند سے، وہ حضرتِ سیدہ فاطمہؓ سے کہ انہوں نے کہا :

" حضرتِ مولا امیر المومنین سید العرب ابوتراب علی (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

”تم اور تمہارے شیعہ جنت میں ہوں گے، تمہارے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو اسلام کو حقیر سمجھیں گے اور اس کا۔ (خود سے) پرچار کریں گے اور پھر اسے چھوڑ دیں گے انہیں رافضی کہا جاتا ہے پس جب تم ان کو پاؤ تو انہیں قتل کرو کیونکہ یہ لوگ مشرک ہیں ۔ "

﴿حوالہ : الشريعة للآجري الرقم 1988﴾

حدیث نمبر (12)

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ حَيَّانَ ، قَالَ : ثنا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْعَاصِمِيُّ ، قَالَ : ثنا الْغَلابِيُّ ، قَالَ : ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْجَحْدَرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنٍ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَمَّتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهَا عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا طَالِبٍ ، يُحَدِّثُ : أَنَّ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ " لَمَّا وَلَدَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، جَاءَهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ، فَأَخَذَهُ وَقَبَّلَهُ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَالِبٍ ، فَقَالَ : هُوَ وَدِيعَتِي عِنْدَكَ

لَيَكُونَنَّ لابْنِي هَذَا شَأْنٌ ، ثُمَّ أَمَرَ فَنُحِرَتِ الْجَزَائِرُ ، وَذُبِحَتِ الشَّاةُ ، وَأَطْعِمَ أَهْلُ مَكَّةَ ثَلاثًا ، ثُمَّ نُحِرَ فِي كُلِّ شِعْبٍ مِنْ شِعَابِ مَكَّةَ جَزُورًا لا يُمْنَعُ مِنْهُ إِنْسَانٌ ، وَلا سَبُعٌ ، وَلا طَائِرٌ " .

ترجمہ :

ہم سے بیان کیا، ابو محمد بن حیان نے کہا: ہم سے ابو عبد اللہ العاصمی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے الغلابی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہمیں علی بن الحکم الجحدری نے بتایا، انہوں نے کہا: مجھے ربیع بن عبد اللہ نے خبر دی، حضرت الامام سیدنا عبداللہ بن حسن المحضؒ سے، ان کی والدہ حضرت سیدہ فاطمہ بنت حسینؓ سے، ان کی پھوپھی حضرتِ سیدہ زینب بنت علیؓ سے، اور ان کے والد حضرتِ الامام مولا امیر المومنین ابوتراب علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ)نے کہا: میں نے حضرت سیدنا ابوطالبؓ سے سنا، وہ بیان کر رہے تھے: کہ حضرت سیّدہ آمنہ بنت وھبؓ نے جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جنم دیا، تو حضرت عبد المطلبؓ آئے، اور انہوں نے آپ ﷺ کو لیا اور بوسہ دیا، پھر آپ ﷺ کو حضرت ابو طالبؓ کے حوالے کیا، اور کہا :

" یہ میری امانت ہے تمہارے پاس، میرے اس بیٹے کا بڑا مقام ہوگا، پھر حکم دیا گیا اور جزیروں کی قربانی کی گئی، اور ایک بکری ذبح کی گئی، اور مکہ کے لوگوں کو تین دن تک کھانا دیا گیا، پھر مکہ کے ہر شِعب (گھاٹی) میں ایک جَزور ذبح کیا گیا، جسے انسانوں، درندگان اور پرندوں سے نہیں روکا گیا (یعني سب کھا سکتے تھے) ۔ "

﴿حوالہ : دلائل النبوة لأبي نعيم الرقم 81﴾

حدیث نمبر (13)

حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو الْفَرَجِ الْمُعَافَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى الْجَرِيرِيُّ ، إِمْلاءً مِنْ لَفْظِهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا ، قَالَ : حَدَّثَنَا

شُعَيْبُ بْنُ وَاقِد ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ زَيْد ، عَنْ عَبْد اللَّهِ بن حَسَن بْن حَسَن ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْت الْحُسَيْن ، عَنْ عَمَّتِهَا زَيْنَبَ ، عَنْ عَبْد اللَّهِ بْن جَعْفَر ، قَالَ : " كَانَ أَبُو طَالِب قَدْ تَبَنَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ إِنَّ أَبَا طَالِب أَمْلَقَ ، وَخَفَّ مَا بِيَدِهِ ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا مُحَمَّدُ ، إِنَّ خَدِيجَةَ تُوَجِّهُ غُلامَهَا مَيْسَرَةَ فِي تِجَارَةٍ إِلَى الشَّام ، فَأُكَلِّمُهَا لَكَ فَتَخْرُجَ مَعَهُ ، قَالَ : افْعَلْ يَا عَمُّ ، فَجَاءَ مَعَهُ إِلَى خَدِيجَةَ فَكَلَّمَهَا ، فَكَانَتْ تُعْطِي كُلَّ رَجُل بَعِيرًا ، فَخَرَجَ مَعَ مَيْسَرَةَ ، فَأَصَابَ مَيْسَرَةُ ضِعْفَيْ مَا كَانَ يُصِيبُ مِنَ الرِّبْح ، ثُمَّ قَدِمَا ، وَوَقَعَ حُبُّهُ فِي قَلْبِ مَيْسَرَةَ ، فَلَمَّا قَرُبُوا مِنْ مَكَّةَ ، قَالَ لَهُ مَيْسَرَةُ : يَا مُحَمَّدُ ، إِنَّ خَدِيجَةَ تُعْطِي كُلَّ أَجِير بَعِيرًا إِذَا ذَهَبَ إِلَيْهَا يُبَشِّرُهَا بِقُدُومِنَا ، فَاذْهَبْ فَإِنَّهَا سَتُعْطِيكَ بَعِيرَيْن ، فَفَعَلَ . وَكَانَتْ خَدِيجَةُ قَدْ قَدَّرَتْ قُدُومَهُمْ ، فَجَلَسَتْ فِي مَشْرَبَةٍ لَهَا ، وَمَعَهَا نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْش يَنْتَظِرْنَ قُدُومَهُمْ ، إِذْ نَظَرَتْ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى بَعِير ، مُقْبِلٌ عَلَى رَأْسِهِ سَحَابَةٌ تُظِلُّهُ مِنَ الشَّمْس تَسِيرُ مَعَهُ ، فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ ، وَقَالَتْ لِلنِّسْوَةِ : هَلْ تَنْظُرْنَ مَا أَنْظُرُ ؟ قُلْنَ : نَرَى رَجُلا مُقْبِلا عَلَى بَعِير ، قَالَتْ : فَمَا تَرَيْنَ عَلَى رَأْسِهِ ؟ قُلْنَ : مَا نَرَى شَيْئًا ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِهَا أَنَّهُ شَيْءٌ خُصَّتْ بِهِ ، فَلَمَّا قَرُبَ مِنْهَا ، تَبَيَّنَتْهُ ثُمَّ نزلت ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا ، فَأَخْبَرَهَا بِكَثْرَةِ رِبْحِهِمْ ، فَقَالَتْ : يَا مُحَمَّدُ ، إِنِّي كُنْتُ أُعْطِي كُلَّ أَجِير بَعِيرًا ، وَقَدْ أَعْطَيْتُكَ بَعِيرَيْن بِحِمْلَيْهِمَا ، فَاذْهَبْ بِهِمَا إِلَى مَنْزِلِكَ ، فَفَعَلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ أَتَاهَا وَقَدْ دَخَلَ مَيْسَرَةُ ، فَسَأَلَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ أَحْسَنَ صُحْبَةً ، وَلا أَعْظَمَ بَرَكَةً ، مَا مَدَدْنَا أَيْدِيَنَا إِلَى شَيْءٍ إِلا نِلْنَاهُ ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِهَا ، ثُمَّ خَلَتْ بِرَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا مُحَمَّدُ ، أَمَا لَكَ أَرَبٌ فِي النِّسَاءِ ؟ قَالَ : بَلَى ، وَلَكِنْ لَيْسَ لِي مَالٌ ، قَالَتْ : فَهَلْ لَكَ أَنْ تَزَوَّجَ بِي ؟ قَالَ : وَتَفْعَلِينَ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : أَسْتَأْذِنُ عَمِّي ، قَالَتْ : فَاسْتَأْذِنْهُ ، قَالَ : فَجَاءَ إِلَى عَمِّهِ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، إِنَّ خَدِيجَةَ أَيِّمُ قُرَيْش ، وَأَكْثَرُهُمْ مَالا ، وَأَنْتَ يَتِيمُ قُرَيْش ، وَلا مَالَ لَكَ ، وَلَكِنَّهَا قَالَتْ لَكَ هَذَا عَلَى الْعَبَث ، فَقَالَ : مَا قُلْتُ لَكَ إِلا مَا قَالَتْ لِي ، قَالَ : إِنَّكَ لَصَادِقٌ , ثُمَّ إِنَّ أَبَا طَالِب ، بَعَثَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِهِ إِلَى مَنْزِلِ خَدِيجَةَ لِيَعْلَمَ ذَلِكَ ، فَذَهَبَتْ ثُمَّ أَتَتْهُ ، فَقَالَتْ : يَا أَبَا طَالِب ،

مَا تَعْثُرُ بِشَيْءٍ إِلا قَالَتْ : لا شَقِيتَ يَا مُحَمَّدُ ، وَمَا تَعْجَبُ مِنْ شَيْءٍ ، إِلا قَالَتْ : لا شَقِيتَ يَا مُحَمَّدُ . فَمَضَى مَعَهُ أَبُو طَالِبٍ ، وَحَمْزَةُ ، وَالْعَبَّاسُ ، وَمَنْ حَضَرَ مِنْ عُمُومَتِهِ ، حَتَّى أَتَى أَبَاهَا فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ ، فَأَذِنَ لَهُ ، وَتَنَحَّى لَهُ عَنْ مَجْلِسِهِ ، قَالَ أَبُو طَالِبٍ : أَنْتَ أَوْلَى بِمَجْلِسِكَ ، قَالَ : مَا كُنْتُ لأَجْلِسَ إِلا بَيْنَ يَدَيْكَ ، قَالَ : فِيمَ قَصَدْتَ ؟ قَالَ : فِي حَاجَةٍ لِمُحَمَّدٍ ، قَالَ : لَوْ سَأَلَنِي مُحَمَّدٌ أَنْ أُزَوِّجَهُ خَدِيجَةَ ، لَفَعَلْتُ فَمَا أَحَدٌ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا ، قَالَ : فَمَا جِئْنَاكَ إِلا لِنَخْطُبَكَ خَدِيجَةَ ، عَلَى مُحَمَّدٍ ، قَالَ : فَتَكَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّ مُحَمَّدًا هُوَ الْفَحْلُ ، لا يُقْرَعُ أَنْفُهُ ، ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو طَالِبٍ ، فَخَطَبَ ، فَأَخَذَ بِعِضَادَتَيِ الْبَابِ وَمَنْ شَاهَدَهُ مِنْ قُرَيْشٍ حُضُورٌ ، ثُمَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنَا مِنْ زَرْعِ إِبْرَاهِيمَ ، وَذُرِّيَّةِ إِسْمَاعِيلَ ، وَجَعَلَ لَنَا بَيْتًا مَعْمُورًا ، وَحَرَمًا آمِنًا ، تُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ ، وَجَعَلَنَا الْحُكَّامَ عَلَى النَّاسِ فِي مَوْلِدِنَا الَّذِي نَحْنُ فِيهِ ، ثُمَّ إِنَّ ابْنَ أَخِي ، مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لا يُوزَنُ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِلا رَجَحَ بِهِ ، وَلا يُقَاسُ بِأَحَدٍ مِنْهُمْ ، إِلا عَظُمَ عَنْهُ ، وَإِنْ كَانَ فِي الْمَالِ قِلَّةٌ ، فَإِنَّ الْمَالَ رِزْقٌ جَاءٍ وَظِلٌّ زَائِلٌ ، وَلَهُ فِي خَدِيجَةَ رَغْبَةٌ ، وَلَهَا فِيهِ رَغْبَةٌ ، وَالصَّدَاقُ مَا سَأَلْتُمْ ، عَاجِلُهُ وَآجِلُهُ مِنْ مَالِي ، وَلَهُ خَطَرٌ عَظِيمٌ ، وَشَأْنٌ شَائِعٌ جَسِيمٌ . فَزَوَّجَهُ وَدَخَلَ بِهَا مِنَ الْغَدِ ، فَأَوَّلَ مَا حَمَلَتْ ، وَلَدَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ " .

ترجمہ :

ہمیں قاضی ابو الفرج المعافی بن زکریا بن یحییٰ الجریری نے اپنی زبانی روایت کیا، کہا: ہمیں عبد الباقی بن قانع نے بتایا، کہا: ہمیں محمد بن زکریا نے بتایا، کہا: ہمیں شعیب بن واقد نے بتایا، کہا: ہمیں الإمام حسین بن زیدؒ نے ، عن حضرتِ الامام سیدنا عبد اللہ بن حسن بن حسن المحضؒ ، عن اس کی ماں حضرتِ سیدہ فاطمہ بنت حسینؒ ، عن اس کی خالہ حضرتِ سیدہ زینب بنت علیؑ ، عن حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن جعفرؒ نے کہا:

" حضرت سیدنا ابو طالبؑ نے نبی کریم ﷺ کو قبول کیا، پھر حضرت سیدنا ابو طالبؒ غریب ہوگئے، اور آپؒ کے ہاتھ میں کچھ نہیں بچا، تو نبی کریمؐ

نے کہا: تم کس لئے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: آقا محمد الرسول اللہ ﷺ کے لئے ایک ضرورت میں، انہوں نے کہا: اگر نبیِ محمد ﷺ مجھ سے حضرتِ سیدہ خدیجہؓ سے شادی کرنے کے لئے سوال کرے تو میں ضرور کروں گا، اور کوئی بھی چیز اس کے لئے میرے نزدیک زیادہ مکرم نہیں۔ تو انہوں نے کہا: ہم تمہارے پاس صرف حضرتِ سیدہ خدیجہؓ کے لئے اعلیٰ حضرت سیدنا محمد الرسول اللہ ﷺ کی شادی کے معاملے میں آئے ہیں، تو انہوں نے کہا: بھلا بات کرو، تو کہا: بے شک نبیِ محمد ﷺ ایک خوبصورت مرد ہے، نہ آپ ﷺ کا ناک چہرے پر جڑا ہے، پھرحضرتِ سیدنا ابو طالبؓ نے بات کی، تو انہوں نے خطبہ دیا، اور دروازے کے دونوں جانب پکڑ لیا اور جتنے بھی قریش وہاں موجود تھے، ان سب نے یہ سنا، پھر کہا: اللہ جل جلالہ کا شکر ہے جس نے ہمیں حضرت سیدنا ابراہیم نبي اللہ ﷺ کی نسل سے بنایا، اور حضرتِ سیدنا اسماعیل ﷺ کی نسل میں، اور ہمارے لئے ایک آباد گھر بنایا، اور ایک امنِ حرم، جس میں ہر چیز کی پھلیں آتی ہیں، اور ہمیں لوگوں پر حاکم بنایا ہے جس میں ہم ہیں، پھر بے شک میرا بھتیجا اعلیٰحضرت سیدنا و مولانا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب الرسول اللہ ﷺ کسی آدمی کے ساتھ نہیں موازنہ کیا جا سکتا، ہر کوئی اس سے بہتر ہے، اور نہ ہی کسی کے ساتھ اسے پرکھا جا سکتا ہے، سوائے اس کے کہ وہ بے حدزادہ ہے، اور اگرچہ مال میں کمی ہے، بے شک مال رزق کے لئے آتا ہے اور ایک عارضی سایہ ہے، اور اس میں حضرتِ سیدہ خدیجہؓ کی تڑپ ہے، اور اس میں ان کی بھی تڑپ ہے، اور جہیز تم نے جو کچھ مانگا وہ میرے مال میں سے ہے، اور اس کا بڑا مقام ہے، اور اس کا بڑا معاملہ ہے۔ تو انہوں نے اسی دن ان کی شادی کر دی اور ان کے ساتھ داخل ہوگئے، اور پہلی بار حضرت سیدہ خدیجہؓ حاملہ ہوئیں، اورحضرتِ سیدنا عبد اللہ بن محمدؓ پیدا ہوا۔"

حوالہ : الجليس الصالح الكافي والأنيس الناصح الشافي المعافى بن زكريا الرقم 818

حديث نمبر (14)

حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو الْفَرَجِ الْمُعَافَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى الْجَرِيرِيُّ ، إِمْلاءً مِنْ لَفْظِهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا ، قَالَ : حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ وَاقِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ بْنِ حَسَنٍ ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَمَّتِهَا زَيْنَبَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ : " كَانَ أَبُو طَالِبٍ قَدْ تَبَنَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ أَمْلَقَ ، وَخَفَّ مَا بِيَدِهِ ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا مُحَمَّدُ ، إِنَّ خَدِيجَةَ تُوَجِّهُ غُلامَهَا مَيْسَرَةَ فِي تِجَارَةٍ إِلَى الشَّامِ ، فَأُكَلِّمُهَا لَكَ فَتَخْرُجَ مَعَهُ ، قَالَ : افْعَلْ يَا عَمِّ ، فَجَاءَ مَعَهُ إِلَى خَدِيجَةَ فَكَلَّمَهَا ، فَكَانَتْ تُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرًا ، فَخَرَجَ مَعَ مَيْسَرَةَ ، فَأَصَابَ مَيْسَرَةُ ضِعْفَيْ مَا كَانَ يُصِيبُ مِنَ الرِّبْحِ ، ثُمَّ قَدِمَا ، وَوَقَعَ حُبُّهُ فِي قَلْبِ مَيْسَرَةَ ، فَلَمَّا قَرُبُوا مِنْ مَكَّةَ ، قَالَ لَهُ مَيْسَرَةُ : يَا مُحَمَّدُ ، إِنَّ خَدِيجَةَ تُعْطِي كُلَّ أَجِيرٍ بَعِيرًا إِذَا ذَهَبَ إِلَيْهَا يُبَشِّرُهَا بِقُدُومِنَا ، فَاذْهَبْ فَإِنَّهَا سَتُعْطِيكَ بَعِيرَيْنِ ، فَفَعَلَ . وَكَانَتْ خَدِيجَةُ قَدْ قَدَّرَتْ قُدُومَهُمْ ، فَجَلَسَتْ فِي مَشْرَبَةٍ لَهَا ، وَمَعَهَا نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَنْتَظِرْنَ قُدُومَهُمْ ، إِذْ نَظَرَتْ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى بَعِيرٍ ، مُقْبِلٌ عَلَى رَأْسِهِ سَحَابَةٌ تُظِلُّهُ مِنَ الشَّمْسِ تَسِيرُ مَعَهُ ، فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ ، وَقَالَتْ لِلنِّسْوَةِ : هَلْ تَنْظُرْنَ مَا أَنْظُرُ ؟ قُلْنَ : نَرَى رَجُلا مُقْبِلا عَلَى بَعِيرٍ ، قَالَتْ : فَمَا تَرَيْنَ عَلَى رَأْسِهِ ؟ قُلْنَ : مَا نَرَى شَيْئًا ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِهَا أَنَّهُ شَيْءٌ خُصَّتْ بِهِ ، فَلَمَّا قَرُبَ مِنْهَا ، تَبَيَّنَتْهُ ثُمَّ نزلت ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا ، فَأَخْبَرَهَا بِكَثْرَةِ رِبْحِهِمْ ، فَقَالَتْ : يَا مُحَمَّدُ ، إِنِّي كُنْتُ أُعْطِي كُلَّ أَجِيرٍ بَعِيرًا ، وَقَدْ أَعْطَيْتُكَ بَعِيرَيْنِ بِحِمْلَيْهِمَا ، فَاذْهَبْ بِهِمَا إِلَى مَنْزِلِكَ ، فَفَعَلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ أَتَاهَا وَقَدْ دَخَلَ مَيْسَرَةُ ، فَسَأَلَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : مَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ أَحْسَنَ صُحْبَةً ، وَلا أَعْظَمَ بَرَكَةً ، مَا مَدَدْنَا أَيْدِيَنَا إِلَى شَيْءٍ إِلا نِلْنَاهُ ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِهَا ، ثُمَّ خَلَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَتْ : يَا مُحَمَّدُ ، أَمَا لَكَ أَرَبٌ فِي النِّسَاءِ ؟ قَالَ : بَلَى ، وَلَكِنْ لَيْسَ لِي مَالٌ ، قَالَتْ : فَهَلْ لَكَ أَنْ تَزَوَّجَ بِي ؟ قَالَ : وَتَفْعَلِينَ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَ : أَسْتَأْذِنُ عَمِّي ، قَالَتْ : فَاسْتَأْذِنْهُ ، قَالَ : فَجَاءَ إِلَى عَمِّهِ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، إِنَّ خَدِيجَةَ أَيِّمُ قُرَيْشٍ ، وَأَكْثَرُهُمْ مَالا

، وَأَنْتَ يَتِيمُ قُرَيْشٍ ، وَلا مَالَ لَكَ ، وَلَكِنَّهَا قَالَتْ لَكَ هَذَا عَلَى الْعَبَثِ ، فَقَالَ : مَا قُلْتُ لَكَ إِلا مَا قَالَتْ لِي ، قَالَ : إِنَّكَ لَصَادِقٌ , ثُمَّ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ ، بَعَثَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِهِ إِلَى مَنْزِلِ خَدِيجَةَ لِيَعْلَمَ ذَلِكَ ، فَذَهَبَتْ ثُمَّ أَتَتْهُ ، فَقَالَتْ : يَا أَبَا طَالِبٍ ، مَا تَعْثُرُ بِشَيْءٍ إِلا قَالَتْ : لا شَقِيتَ يَا مُحَمَّدُ ، وَمَا تَعْجَبُ مِنْ شَيْءٍ ، إِلا قَالَتْ : لا شَقِيتَ يَا مُحَمَّدُ . فَمَضَى مَعَهُ أَبُو طَالِبٍ ، وَحَمْزَةُ ، وَالْعَبَّاسُ ، وَمَنْ حَضَرَ مِنْ عُمُومَتِهِ ، حَتَّى أَتَى أَبَاهَا فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ ، فَأَذِنَ لَهُ ، وَتَنَحَّى لَهُ عَنْ مَجْلِسِهِ ، قَالَ أَبُو طَالِبٍ : أَنْتَ أَوْلَى بِمَجْلِسِكَ ، قَالَ : مَا كُنْتُ لأَجْلِسَ إِلا بَيْنَ يَدَيْكَ ، قَالَ : فِيمَ قَصَدْتَ ؟ قَالَ : فِي حَاجَةٍ لِمُحَمَّد ، قَالَ : لَوْ سَأَلَنِي مُحَمَّدٌ أَنْ أُزَوِّجَهُ خَدِيجَةَ ، لَفَعَلْتُ فَمَا أَحَدٌ أَعَزُّ عَلَيَّ مِنْهَا ، قَالَ : فَمَا جِئْنَاكَ إِلا لِنَخْطُبَكَ خَدِيجَةَ ، عَلَى مُحَمَّد ، قَالَ : فَتَكَلَّمَ ، فَقَالَ : إِنَّ مُحَمَّدًا هُوَ الْفَحْلُ ، لا يُقْرَعُ أَنْفُهُ ، ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو طَالِبٍ ، فَخَطَبَ ، فَأَخَذَ بِعِضَادَتَي الْبَابِ وَمَنْ شَاهَدَهُ مِنْ قُرَيْشٍ حُضُورٌ ، ثُمَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنَا مِنْ زَرْعِ إِبْرَاهِيمَ ، وَذُرِّيَّةِ إِسْمَاعِيلَ ، وَجَعَلَ لَنَا بَيْتًا مَعْمُورًا ، وَحَرَمًا آمِنًا ، تُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ ، وَجَعَلَنَا الْحُكَّامَ عَلَى النَّاسِ فِي مَوْلِدِنَا الَّذِي نَحْنُ فِيهِ ، ثُمَّ إِنَّ ابْنَ أَخِي ، مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لا يُوزَنُ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِلا رَجَحَ بِهِ ، وَلا يُقَاسُ بِأَحَدٍ مِنْهُمْ ، إِلا عَظُمَ عَنْهُ ، وَإِنْ كَانَ فِي الْمَالِ قِلَّةٌ ، فَإِنَّ الْمَالَ رِزْقٌ جَاءٍ وَظِلٌّ زَائِلٌ ، وَلَهُ فِي خَدِيجَةَ رَغْبَةٌ ، وَلَهَا فِيهِ رَغْبَةٌ ، وَالصَّدَاقُ مَا سَأَلْتُمْ ، عَاجِلُهُ وَآجِلُهُ مِنْ مَالِي ، وَلَهُ خَطَرٌ عَظِيمٌ ، وَشَأْنٌ شَائِعٌ جَسِيمٌ . فَزَوَّجَهُ وَدَخَلَ بِهَا مِنَ الْغَدِ ، فَأَوَّلَ مَا حَمَلَتْ ، وَلَدَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِمْ أَجْمَعِينَ " .

ترجمہ :

ہمیں قاضی ابو الفرج المعافی بن زکریا بن یحیی الجریری نے اپنی زبانی بیان کیا، کہا: ہمیں عبدالکی کے ابن قانع نے بتایا، کہا: ہمیں محمد بن زکریا نے خبر دی، کہا: ہمیں شعیب بن واقد نے بتایا، کہا: ہمیں الإمام حسین بن زیدؓ نے، حضرتِ الامام سیدنا عبداللہ بن حسن بن حسن المحضؓ سے، ان کی

والدہ حضرتِ سیدہ فاطمہ بنت حسینؓ سے، ان کی پھوپھی حضرتِ سیدہ پاک زینب بنت علیؓ سے، حضرتِ سیدنا عبداللہ بن جعفرؓ نے کہا:

" حضرتِ سیدنا ابو طالبؓ نے نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ کو اپنے بیٹے کی طرح گود لیا، پھر جب حضرتِ سیدنا ابو طالبؓ کے پاس کچھ ہی کمائی نہ رہی، تو انہوں نے نبی اکرم﴿ صلی اللہ علیہ وسلم﴾ سے کہا: 'اے محمدﷺ، جیسا کہ حضرتِ سیدہ خدیجہؓ اپنے غلام میسرۃ کو شام میں تجارتی سرگرمی کے لئے بھیج رہی ہیں، میں ان سے بات کروں گا کہ تم بھی ساتھ چلو۔' انہوں نے کہا: 'کرو، اے چچا۔' چناں چہ وہ حضرتِ سیدہ خدیجہؓ کے پاس گئے اور انہوں نے ان سے بات کی، وہ ہر ایک مرد کو ایک اونٹ دیتی تھیں، لہذا وہ میسرۃ کے ساتھ گئے، اور میسرۃ نے اپنی آمدنی میں دوگنا اضافہ حاصل کیا۔ پھر وہ دونوں واپس آئیں، اورحضرت سیدہ خدیجہؓ کے دل میں آقا محمد الرسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ کی محبت جاگ اٹھی۔ جب وہ مکہ کے قریب پہنچے، میسرۃ نے ان سے کہا: 'اے محمدﷺ، حضرتِ سیدہ خدیجہؓ ہر اجیر کو ایک اونٹ دیتی ہیں جب وہ انہیں ہماری آمد کی خوشخبری دیتے ہیں، تو جاؤ، وہ تمہیں دو اونٹ دیں گی.' اور ایسا ہی ہوا۔ خدیجہ نے ان کی آمد کی پیش گوئی کی تھی، انہوں نے اپنے مشربے میں بیٹھ کر قریش کی کچھ عورتوں کے ساتھ ان کا انتظار کیا، جب اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص ایک اونٹ پر آ رہا ہے، اور اس کے سر پر ایک سایہ تھا جو سورج کی شعاعوں سے اسے چھپا رہا تھا۔ وہ اس کی طرف دیکھنے لگیں اور کہا: 'کیا تم وہ دیکھتی ہو جو میں دیکھ رہی ہوں؟' انہوں نے کہا: 'ہم ایک شخص کو اونٹ پر آتا ہوا دیکھ رہے ہیں۔' انہوں نے کہا: 'اور اس کے سر پر کیا نظر آتا ہے؟' انہوں نے کہا: 'ہم کچھ نہیں دیکھتے!' اور اس کے دل میں یہ بات آگئی کہ یہ ایک چیز ہے جو خاص طور پر اس کی ہے جب وہ ان کے قریب پہنچے تو انہیں پہچان لیا، پھر وہ اتریں اور ان کے پاس جا کر اجازت طلب کی، اور انہیں اپنی بڑی آمدنی کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا: 'اے مولا و سیدنا محمد

الرسول اللهﷺ! میں ہر اجیر کو ایک اونٹ دیتی تھی، مگر میں نے تمہیں دو اونٹ دیے ہیں ان کے بوجھ سے، تو انہیں اپنے گھر لے جاؤ۔' نبی اکرم ﴿ صلی اللہ علیہ وسلم ﴾نے یہی کیا، پھر جب وہ واپس آئے تو میسرۃ بھی وہاں موجود تھے، وہ ان سے نبی اکرم﴿ صلی اللہ علیہ وسلم ﴾کے بارے میں پوچھیں تو میسرۃ نے کہا: 'میں نے ان سے زیادہ خوشگوار صحبت والا، اور زیادہ برکت والا شخص نہیں دیکھا! ہم کبھی کسی چیز کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے لیکن ہم اسے پاتے ہیں۔' یہ بات ان کے دل میں آگئی۔ پھر وہ نبی اکرم﴿ صلی اللہ علیہ وسلم ﴾سے خلوت میں رہیں اور کہا: 'اے محمدﷺ! کیا تمہیں عورتوں میں کوئی رغبت نہیں ہے؟' انہوں نے کہا: 'ہاں، مگر میرے پاس کوئی مال نہیں ہے۔' انہوں نے کہا: 'کیا تم مجھ سے نکاح کرنا چاہتے ہو؟' انہوں نے پوچھا: 'کیا تم یہ کرو گی؟' انہوں نے کہا: 'ہاں!' انہوں نے کہا: 'میں اپنے چچا سے اجازت لوں گا۔' انہوں نے کہا: 'اجازت لے لو۔' پھر وہ اپنے چچا کے پاس گئے اور انہیں بتایا، تو انہوں نے کہا: 'اے مولا و سیدنا محمد الرسول اللهﷺ! حضرتِ سیدہ خدیجہؓ قریش کی سب سے زیادہ مالدار ہیں، اور تم یتیم قریش ہو، اور تمہارے پاس کچھ نہیں ہے، مگر انہوں نے تمہیں یہ بات تفریحاً کہی۔' پھر انہوں نے کہا: 'میں نے تمہیں جو کہا، وہ وہی ہے جو انہوں نے مجھے کہا۔' کہا: 'بیشک تم سچے ہو!' پھر حضرت سیدنا ابو طالبؑ نے اپنے خاندان کی ایک عورت کو حضرتِ سیدہ خدیجہؓ کے گھر بھیجا تاکہ وہ اس کا معلوم کریں، وہ گئیں، پھر انہوں نے آکر کہا: 'اے حضرتِ سیدنا ابو طالبؑ! میں نے کسی چیز میں حضرت محمد الرسول الله ﷺ کو حقیر نہیں پایا، ہر کام پر کہتی ہیں: اے محمدﷺ! تمہارا مقام قیمتی ہے۔' پھرحضرتِ سیدنا ابو طالبؑ، حضرتِ سیدنا حمزہؓ، حضرتِ سیدناعباسؓ، اور جنہوں نے ان کی حمایت کی، حضرتِ سیدہ خدیجہؓ کے پاس گئے، اورحضرتِ سیدناابو طالبؑ نے اجازت طلب کی، تو انہیں اجازت دی گئی، اور انہیں ان کی جگہ سے ہٹا دیا گیا۔حضرتِ سیدناابو طالبؑ نے کہا: 'تم کو ان کے سامنے بیٹھنا چاہیے!

نبی اکرم ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ نے کہا: 'میں صرف تمہارے سامنے ہی بیٹھتا ہوں۔' انہوں نے کہا: 'تم کیا چاہتے ہو؟' انہوں نے کہا: 'محمد الرسول اللہ ﷺ کی ضرورت کے بارے میں۔' انہوں نے کہا: 'اگر سیدنا و مولانا محمد الرسول اللہ ﷺ مجھے حضرتِ سیدہ خدیجہؓ سے شادی کے لئے کہیں تو میں ضرور کروں گا، کیوں کہ اَن سے زیادہ محبوب کوئی نہیں ہے۔' انہوں نے کہا: 'ہم تمہارے پاس حضرت سیدہ خدیجہؓ کی شادی کے لئے آئے ہیں، اعلٰحضرتِ محمد الرسول اللہ ﷺ کے ساتھ، انہوں نے کہا: 'پھر بولیں!' توحضرتِ سیدنا ابو طالبؓ نے بات کی اور دروازے کی دو کونوں کو پکڑ لیا اور وہاں موجود قریش والوں سے کہا: 'خداجل جلالہ کا شکر ہے جس نے ہمیں حضرتِ سیدنا ابراہیم نبي اللہ ﷺ کے نسل میں رکھا، اورحضرتِ سیدنا اسماعیلَ نبي اللہ ﷺ کی نسل میں، اور ہمیں ایک آباد گھر اور امن والا حرم دیا، جہاں ہر چیز کی پیداوار آتی ہے، اور ہمیں اپنے مولد میں لوگوں کا حکمران بنایا، پھر بے شک، میرے بھتیجے اعلٰحضرتِ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب الرسول اللہ ﷺ کو قریش کے کسی آدمی کے مقابلے میں نہیں بھرا جا سکتا مگر وہ ان سے بڑا ہے، اور ان کو کسی سے نہیں جانا جا سکتا مگر وہ ان سے بھی بڑا ہے، اور اگرچہ ان کے پاس کم مال ہو، مگر مال ایک آیا ہوا رزق ہے اور عارضی سایہ ہے، اور حضرتِ سیدہ خدیجہؓ میں میرے لئے رغبت ہے اور ان میں میری رغبت ہے۔ اور وہ بھی چاہتی ہیں اور مہری وہ ہے جو تم طلب کرتے ہو، میرے مال میں فوری اور مؤجل دونوں۔ ان کا مقام بہت بلند ہے اور ان کا معاملہ بہت عظیم ہے۔ تو ان کی شادی ہوئی اور انہوں نے کل ان کے پاس آکر ہنڈیا کو پکایا اور وہ پہلی بار حاملہ ھوئیں ، انہوں نے حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن محمدؓ کو جنم دیا۔"

﴾ حوالہ: الجلیس الصالح الكافي والأنیس الناصح الشافي المعافى بن زکریا الرقم 675 ﴿

حدیث نمبر (15)

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكَلْبِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلابِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُمِّ الْحَسَنِ بِنْتِ جَعْفَرِ بْنِ حَسَنِ بْنِ حَسَنٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَمَّتِهَا زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلامُ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ، قَالَتْ : " أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَاقٌ مَشْوِيَّةٌ ، فَبَعَثَ إِلَى فَاطِمَةَ ، وَعَلِيٍّ ، وَالْحَسَنِ ، وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ ، فَأَجْلَسَهُمْ مَعَهُ لِيَأْكُلُوا ، فَأَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَيْهَا الْحَسَنُ ، فَجَذَبَتْ فَاطِمَةُ يَدَهُ ، وَبَكَتْ ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فِدَاكِ أَبُوكِ ، مَا شَأْنُكِ لِمَ تَبْكِينَ ؟ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، رَأَيْتُ فِي مَنَامِي الْبَارِحَةَ كَأَنَّهُ أُهْدِيَ إِلَيْكَ هَذِهِ الْعَنَاقُ ، وَكَأَنَّكَ جَمَعْتَنَا ، فَأَوَّلُ مَنْ ضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَيْهَا الْحَسَنُ ، فَأَكَلَ ، فَمَاتَ ، فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُفُّوا ، ثُمَّ قَالَ : يَا رُؤْيَا ، فَأَجَابَهُ شَيْءٌ : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : هَلْ أَرَيْتِ حَبِيبَتِي شَيْئًا ؟ قَالَ : لا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، فَقَالَ : يَا أَضْغَاثُ ، قَالَ شَيْءٌ : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : هَلْ أَرَيْتِ حَبِيبَتِي شَيْئًا ؟ قَالَ : لا ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، قَالَ : يَا حَدِيثَ النَّفْسِ ، فَأَجَابَهُ شَيْءٌ : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : هَلْ أَرَيْتَ حَبِيبَتِي شَيْئًا ؟ قَالَ : لا ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، قَالَ : يَا شَيْطَانَ الأَحْلامِ ، أَجَابَهُ شَيْءٌ : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ : هَلْ أَرَيْتَ حَبِيبَتِي شَيْئًا ؟ ، قَالَ : نَعَمْ ، أَرَيْتُهَا كَذَا وَكَذَا ، قَالَ : مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ ؟ قَالَ : الْعَبَثُ ، فَقَالَ : لا تَعُدْ إِلَيْهَا ، ثُمَّ تَفَلَ عَنْ يَسَارِهِ ثَلاثًا ، وَقَالَ : أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ مَا رَأَيْتِ ، ثُمَّ قَالَ : كُلُوا بِسْمِ اللَّهِ " .

ترجمہ :

ہم سے حسن بن احمد بن محمد بن سعید کلبی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن زکریا الغلابی نے خبر دی، کہا: مجھے یعقوب بن جعفر بن سلیمان نے بتایا، کہا: مجھے میرے والد نے اپنے والد سے، ام الحسن بنت جعفر بن حسن بن حسن سے، حضرتِ سیدہ فاطمہ بنت حسینؓ سے، ان کی

حضرتِ سیدہ زینب بنت علی (علیہم السلام) سے ،حضرتِ اسماء بنت عمیس ؓ سے، کہا: "نبی کریم ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ کی طَرف ایک پکا ہوا بکری کا بچہ بھیجا گیا، تو انہوں نے حضرتِ سیدہ پاک فاطمہ ؓ، مولا الامام علیؑ، مولاالامام حسن المجتبیٰ ؓ اور مولا الاَمام مولا حسین (علیہ السلام) کی طرف بھیجا، اور انہیں اپنے ساتھ بٹھایا تاکہ کھائیں۔ سب سے پہلے مولاالامام حسنؑ نے اپنی طرف ہاتھ بڑھایا، تو حضرتِ سیدہ فاطمہؑ نے ان کا ہاتھ کھینچ لیا، اور رونے لگیں، تو نبی کریم ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾نے انہیں فرمایا: تمہارے والد تم پہ قربان ہو ! تم کیوں روتی ہو؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہﷺ، میں نے کل رات خواب میں دیکھا کہ یہ بکری کا بچہ آپ کی طرف بھیجا گیا، اور آپﷺ نے ہمیں جمع کیا، تو سب سے پہلے الامام مولاحسن ؓ نے اپنی طرف ہاتھ بڑھایا، اور کھایا، تو وہ فوت گئے۔ پھر نبی کریم ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ نے فرمایا: رُک جاؤ، پھر کہا : اے خواب، تو کچھ جواب آیا: لبیک یا رسول اللہﷺ، انہوں نے کہا: کیا تم نے میری محبوبہ (پیاری)کو کچھ دکھایا ہے؟ اس (یعنی خواب) نے کہا: نہیں! اُس کی قسم جِس نے آپﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ پھر اس نے کہا: اے دہر کے دھوکے! تو کُچھ جواب آیا: لبیک یا رسول اللہ ﷺ، انہوں نے کہا: کیا تم نے میری محبوبہ (پیاری) کو کُچھ دکھایا ہے؟ اس نے کہا: نہیں ! اُس کی قسم جس نے آپﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ پھر اس نے کہا : اے دل کی بات ، تو کُچھ جواب آیا : لبیک یا رسول اللہ ﷺ، آپﷺ نے کہا : کیا تم نے میری محبوبہ (پیاری)کو کچھ دکھایا ہے ؟ اس نے کہا: نہیں! اُس کی قسم جس نے آپﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا۔ پھر آپﷺ نے کہا: اے خوابوں کے شیطان ! تو کُچھ جواب آیا: لبیک یا رسول اللہ ﷺ، انہوں نے کہا: کیا تم نے میری محبوبہ (پیاری) کو کچھ دکھایا ہے ؟ اس نے کہا: ہاں! میں نے انہیں (یعنی سیّدہ پاک فاطمہؑ) اِس طرح دِکھایا، اور اُس طرح دِکھایا . آپ ﷺنے فرمایا : تمہیں اِن کی طرف جانے کا کیا باعث بنا؟ اس

نے کہا: کھیل ﴿شرارت﴾ تو آپ ﷺ نے فرمایا: واپس مت آنا، پھر آپ ﷺ نے اپنی بائیں طرف تین بار تھوکا، اور کہا :

"میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس برائی سے جو تم نے دیکھی.)"

پھر آپ ﷺ نے فرمایا : "بسم اللہ کے ساتھ کھاؤ۔"

﴿ الجليس الصالح الكافي والأنيس الناصح الشافي المعافى بن زكريا الرقم 143 ﴾

حدیث نمبر (16)

أَخْبَرْنَا الحَسَنْ بِنْ أَحْمَدْ بِنْ مُوسىٰ الْغندجَاني، أَخْبَرْنَا أَبُوْ أَحْمَدْ عُبَيدُ اللّٰه بِنْ مُحَمَدْ بِنْ أَبِي مُسْلِمْ الْفَرْضِي الْمُقرِئ، حَدَثْنَا أبُوْ بَكَرْ مُحَمَد بِنْ يَحْيىٰ الْصَولِي، حَدَثْنَا الْغلاَبِي، حَدَثْنَا اِبْنِ عَائِشَةَ قَالَ: حَدَثْنَا إِسْماعِيلْ بِنْ عُمَرْ الْبَجْلِي عَنْ عُمَرْ بِنْ مُوسىٰ عَن زَيد بِنْ عَليٍّ عَنْ أبيهِ عَنْ زَينَبْ بِنْتِ عَليٍّ قَالَتْ: حَدَثَتنِي أَسْمَاء بِنْت عُمَيسْ قَالتْ: قَالَ النَبِي ﷺ وَقَد كنت شهدت فَاطِمَةُ قَدْ وُلِدَتْ بَعْضَ وَلِدُهَا، فَلَمْ يَر لَهاَ دَم، فقَالَ النَبِي ﷺ: يَا أَسْمَاء إِنَ فَاطِمَةَ خَلَقْتُ حُورَية فيِ صُورَة إِنْسية.

ترجمہ :

ہم سے الحسن بن احمد بن موسیٰ الغنجانی نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو احمد عبید اللہ بن محمد بن ابی مسلم الفردی المقری نے بیان کیا، کہا ہم سے ابوبکر محمد بن یحییٰ السلی نے بیان کیا، کہا ہم سے ثعلبی نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابن عائشہ نے بیان کیا، ہم سے اسماعیل بن عمر البنثی نے بیان کیا،ہم سے عمر بن موسیٰ نے بیان کیا اور انہوں نے کہا کہ ہم سے الامام اعظم زید بن علی الشہید نے کہا: مجھ سے میرے والد الامام اعظم سیدنا و مولا علی زین العابدین (علیہ السلام)نے بیان کیا اور مولا کی سند سے ،حضرت سیدہ زینب بنت علی کی سند سے ، انہوں نے کہا : حضرتِ

سیدنا اسماء بنت عمیسؓ نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے کہا : رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا، اور میں نے فاطمہ کو ان کے کچھ بچوں کو جنم دیتے ہوئے دیکھا تھا، اور ان سے کوئی خون نہیں دیکھا گیا تھا، اس لیے رسول اللہ ﴿ صلی اللہ علیہ وسلم﴾ نے فرمایا :

" حضرتِ سیدہ فاطمہؑ کو انسانی شکل میں حُور بنایا گیا تھا۔"

﴿ حوالہ : كتاب مناقب علي لابن المغازلي الرقم 416 ﴾

حدیث نمبر (17)

أَخْبَرْنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَدْ بِنْ عَبْدُ البَاقِي أَنَا اَلْحَسَنْ بِنْ عَلي أَنَا عَلِي بِنْ مُحَمَدْ بِنْ أَحْمَدْ اِبْنُ كِيسَانْ أَنَاَ يُوسُفْ بِنْ يَعْقُوبْ اَلْقَاضِي نَا أَبُوْ اَلْرَبِيعْ نَاَ شَرِيكْ عَنْ عَطَاء بِنْ السَائِبْ قَالَ دَلنِي أَبُوْ جَعْفَرْ عَلَى اَمرأة يَقَالُ لَهَا زَيْنَبْ بِنْت عَلِي أَو مِن بَنَات عَلِي قَالَتْ حَدَثْنِي مَولىٰ لِلنَبِي (صلى الله عليه وسلم) يَقَالُ لَهُ طُهمَان أَوْ ذَكْوَانْ أَنَ النَبِي (صلى الله عليه وسلم) قَالَ إِنَ اَلْصَدَقَةُ لاَ تحل لِمُحَمَدْ وَلَا لآلِ مُحَمَدْ ."

ترجمہ :

ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے کہا کہ ہمیں خبر دی حسن بن علی نے ، انہوں نے کہا ، مجھے خبر دی علی بن محمد بن احمد بن کیسان نے ، انکو یوسف بن یعقوب القادی نے، انکو ابو الربیع نے ، انکو شریک نے ، انکو عطاء بن السائب نے، انہوں نے کہا کہ ابو جعفر ﴿رضی اللہ عنہ ﴾نے مجھے خبر دی ، انکو مولاعلی ﴿رضی اللہ عنہ﴾ کی بیٹی حضرتِ سیدہ زینب بنت علیؑ یا مؤلا الأمام علی﴿ رضی اللہ عنہ﴾ کے کسی بیٹے نے کہ رسولِ خدا ﷺ کے آزاد کردہ غلام جسے حضرت طہمان یا ذکوانؓ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ نے فرمایا کہ

" محمد ﷺ یا آل محمدﷺ کے لیے صدقہ جائز نہیں.

﴿حواله : كتاب تاريخ دمشق لابن عساكر الرقم 9353 ﴾

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينْ ﴾